

## 33603 - والد ان پر جنسي زيادتي كرتا هے تو كيا اولاد والد سے قطع تعلقي كرلے ؟

### سوال

ميرے بچوں كے والد كو بچوں پر جنسي زيادتي كي وجه سے قيد هو چكي هے تو كيا والد اپنے بچوں كي موت كي صورت ميں وارث بنے گا ؟ اور كيا اسے والد كے حقوق ميں سے كوئي حق حاصل هے ؟

### پسنديده جواب

الحمد لله.

اس خائن اور مجرم قسم كے باپ كو نصيحت كرني اور الله تعالى كي دعوت ديني اور الله تعالى كے سامنے پيش هونا اور اس كي ملاقات ياد كرواني اور اس عظيم قسم كے غلط كام سے نفرت دلاني واجب هے ، جو كه والد جيسي شخصيت كے منافي هے ، كيونكه اولاد تو آدمي كا ايڪ جزء اور حصه اور جگر كا ٹكڑا شمار هوتا هے تو يه كيسے هوسكتا هے كه آدمي اپني اولاد سے شهوت والے كام كرنے لگے؟! انا لله وانا اليه راجعون .

اور اگر وعظ و نصيحت سے كوئي فائده نه هو تو اس كا ہاتھ روكنا اور عبرت ناك سزا دينا ضروري اور واجب هے تاكه وه خود بهي اور اس طرح كے دوسرے لوگ اس اس شنيع جرم كرنے سے باز آئیں اور عبرت حاصل كريں .

يه عظيم برائي بهي اس كے ساتھ حسن سلوك اور احسان اور صلہ رحمي كرنے كے حق كو ساقط نهیں كرتي ليكن اس معاملہ ميں ہر اس چيز سے اجتناب كيا جائے جو حرام كام ميں وقوع كا باعث بنے .

كيونكه الله سبحانه وتعالى نے والدين كے ساتھ حسن سلوك اور احسان كرنے كا حكم ديا هے اگرچہ وه اپني اولاد كو شرك كرنے پر بهي ابھارتے هوں فرمان باري تعالى هے :

اور اگر وه دونوں تجھ پر اس بات كا دباؤ ڈالیں كه تو ميرے ساتھ شرك كرنے جس كا تجھے علم نه هو تو ان كا كهنا نه ماننا، ہاں دنيا ميں ان كے ساتھ اچھي طرح بسر كرنا لقمان ( 15 )

لهذا اس كي اولاد كو چاہيے كه وه اس كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آئیں اور اس سے نيكي كريں ، ليكن انہیں اپنے والد كے ساتھ برتاؤ كرتے هونے مڪمل احتياط كرنا هوكي اور اس سے احتراز كريں كه ان ميں سے كوئي بهي اكيلا والد كے پاس نه رھے بلكه دوسرے كو ساتھ ركھے ، اور جب اس كي اولاد ميں سے كوئي ايڪ بچہ فوت هوجائے تو اسے اس كي وراثت ميں سے حق ملے گا جس طرح ہر باپ كو اپني اولاد كي وراثت ملتي هے .

اور اس كى هدايت اور توبه كى توفيق كى دعا كثرت سے كرنا ضروري هے كيونكه دل الله رحمن كى انگليوں كے درميان  
هیں وه جس طرح چاهے انهيں پلٹ ديتا هے .

والله اعلم .